



Live Feed



مدد

بسم الله الرحمن الرحيم

امریکی وزارت خارجہ: ہم دولت اسلامیہ کو شکست اس وقت دیں سکتے ہیں، جب انٹرنیٹ پر ہم اس پر برتری حاصل کر لیں | دولت اسلامیہ کا عامریۃ الفلوجہ میں گھمسان کا معرکہ لڑتے ہوئے ہیڈ کوارٹر کو فتح کرنے کی تصاویر | امریکی صدراوباما کا خود اعتراف: ہم جنگوں میں عربی افواج کا استعمال کرینگے اور اپنے فوجیوں کو خطرے سے محفوظ رکھیں گے | روسی حکومت کا اعلیٰ ذمہ دار: دولت اسلامیہ ایک تنظیم نہیں ہے بلکہ ایک اسٹیٹ ہے جس کے پاس آرمی، سیاسی قیادت اور مسلسل مالی ذرائع ہے | امریکی سفیر: ہنستے ہوئے شیعوں کا "امریکہ مردہ باد" کا نعرہ جھوٹا اور جعلی ہے | کس گناہ میں لبنانی فوج نے باب التبانہ میں 6 سالہ بچے عبدالرحمن عبداللطیف کو شہید کیا؟! | شامی جہادی جماعت جند الشام کے 12 گروپوں کا خلیفۃ المسلمین شیخ ابوبکر البغدادی کی بیعت کرنے کی ویڈیو | بیت المقدس سے جماعت انصار شریعت کا خلیفہ ابوبکر البغدادی کی بیعت کرنے کی ویڈیو | حویجہ صکر میں عالمی صلیبی اتحاد کے طیاروں کا دولت اسلامیہ کیخلاف بشاراسد کی نصیری فوج کی مدد کرنے کی ویڈیو | حویجہ صکر میں دولت اسلامیہ کا نصیری فوج سے رات کے وقت جھڑپیں کرنے کی ویڈیو | دولت خلافت اسلامیہ کے استشہادیوں کے پیغامات اور شہیدی حملوں کی ویڈیو | دولت اسلامیہ کے جاسوسی طیارے سے عین العرب کوبانی کی فضائی ویڈیو | سرحدی حدود پر دولت اسلامیہ کے مجاہدین کا ترکی فوج سے آمنے سامنے ہونے کی ویڈیو | میڈیا، ٹی وی چینلز اور انسانی حقوق جس کا ذکر نہیں کرتے ہیں: وسطی افریقہ میں دن دیہاڑے ایک مسلمان کو زندہ آگ لگا کر جلانا | دیر الخیر میں دولت اسلامیہ کا "گردنوں کو مارنے" کے ضمن میں نصیری فوج کے ساتھ معرکے کی تصاویر | دیر الخیر میں دولت اسلامیہ کا "گردنوں کو مارنے" کے ضمن میں نصیری فوج کے ساتھ معرکے کی تصاویر | خلیفۃ المسلمین کی بیعت کرنے کے بعد لیبی مجاہدین کا ولایت برقہ میں ایک تنظیم سے ریاست میں تبدیل ہونے کی تصاویر | 2003ء سے بغداد میں ہونے والے بم دھماکوں، شہیدی حملوں اور بارودی سرنگوں کی کارروائیوں کا جائے وقوعہ بتانے والا نقشہ | خلافت اسلامیہ کے انڈونیشین مجاہد سپاہی کا سبایکر فوجی اڈے پر شہیدی حملے کرنے کی تصاویر |

خوشخبری -- گھربیٹھے اسلام و مجاہدین کی مدد کرنے والوں کے لیے انصار اللہ اردو کی سنہری پیشکش

انصار اللہ اردو

قرب قیامت کی ایک اور بڑی نشانی پوری ہو گئی: ایران میں دجال کا 70 ہزار یہودی لشکر تیار ہو گیا
امریکہ نے دولت اسلامیہ کیخلاف میڈیا یلغار میں ناکامی کے بعد جعلی تصاویر اور ویڈیوز کے سہارے پروپیگنڈے کا نیا سلسلہ شروع کر دیا
امریکی ایئر فورس کے فوجی پائلٹوں کا اعتراف: ہم دولت اسلامیہ پر بمباری کرنے کے لیے بہروں کی طرح پرواز کر رہے ہیں
دولت اسلامیہ کے برطانوی مجاہد ابوسعید کا برطانیہ وامریکہ کو للکارنے کا ویڈیو پیغام ریلیز: اردو تحریری ترجمہ
عالمی کفری اتحاد سے جنگ کرنے کے لیے شام وعراق کے قبائل کا دولت اسلامیہ کے کندھے سے کندھا ملا کر شانہ بشانہ کھڑے ہونے کا اعلان (حصہ دوم)
CIA کے انسداد دہشت گردی کے سابق سربراہ: ابواما دولت اسلامیہ کے جال میں پھنس گیا، اس نے اسے سب سے بڑا تحفہ دیا اور عنقریب شکست سے دوچار ہوگا
عالمی کفری اتحاد کیخلاف عراق وشام کے قبائل کا صف باندھ کر دولت اسلامیہ کے ساتھ کھڑے ہونے کی تصاویر (حصہ اول)
دولت اسلامیہ نے نائیجیریا میں صلیبیوں کو ذلت آمیز شکست دیکر ایک ماہ میں 25 شہروں کو فتح کر لیا
دولت اسلامیہ کا اپنے ہسپتالوں میں کینسر کے شکار بچوں کی مفت دیکھ بھال اور علاج ومعالجہ کرنے کی تصاویر
دولت اسلامیہ کا بوڑھے بزرگ مرد و خواتین کی نگہداشت و کفالت کرنے کے لیے قائم "اولڈ ہاؤس" کی تصاویر
غزوہ تبوک کے موقع پر سعودی فوج اور امریکی فوج کی "فرینڈلی ٹریننگ" کی شرمناک تصاویر
واشنگٹن پوسٹ کا دولت اسلامیہ ریاست کا کئی ملکوں سے رقبے، عسکری اور اقتصادی طور پر موازنہ کر کے اسے ایک بڑا ملک قرار دینا
vice news چینل کی 5 حصوں میں ڈاکومنٹری فلم.. فلسطینی صحافی کا دولت الاسلامیہ ریاست کا دورہ
دولت اسلامیہ کا کردستان حکومت کے ہیڈ کوارٹرز فتح کر کے اس کا کنٹرول سنبھالنے کی ویڈیو ریلیز
دولت اسلامیہ کا "امریکہ کے اتحادیوں کے نام" ایک برطانوی فوجی کو ذبح کر کے ویڈیو پیغام ریلیز
دولت اسلامیہ ریاست کے یتیم بچوں کی کفالت کرنے والے ادارے کی سرگرمیاں اور بچوں کی نگہداشت و تفریح کی تصاویر
دولت اسلامیہ کی اسپیشل چھاپہ مار کمانڈو فورس کی خفیہ مخبروں کیخلاف منفرد کارروائیوں کی تصاویر
دولت اسلامیہ کا گیس اسٹیشن کی مرمت کر کے شامی مسلم عوام میں گیس مفت تقسیم کرنے کی تصاویر
دولت اسلامیہ کا جرف الصخر کو رافضی شیعوں کا قبرستان بنانے کے معرکے کی ویڈیو ریلیز
دولت اسلامیہ کانصیری شامی فوج سے بریگیڈ 93 آزاد کرنے کی زبردست دستاویزی ویڈیو فلم ریلیز
دولت اسلامیہ کا دوسرے امریکی کو ذبح کر کے امریکہ کے نام دوسرا ویڈیو پیغام جاری کرنا
شاہ عبداللہ: دولت اسلامیہ کو نہیں روکا گیا تو 1 مہینے میں یورپ اور 2 مہینے میں امریکہ تک اس کا جہاد پہنچ جائے گا

فلپائن میں جہاد کرنے والی جہادی جماعتوں کا خلیفۃ المسلمین شیخ ابوبکر البغدادی کی بیعت کرنے کی ویڈیو
غزہ میں دولت اسلامیہ کی جماعت انصار کا اسرائیلی علاقوں پر میزائلوں کی بارش کرنے کی ویڈیو کرامات: معرکہ میں دولت اسلامیہ کے ایک مجاہد کے شہادت کے آخری لمحات... خود اس کے اپنے کیمرے کی ویڈیو سے
اسٹیفن: امریکی صحافی نہیں بلکہ شام کی زمین پر ذبح ہونے والا پہلا اسرائیلی یہودی تھا حرکت شباب المجاہدین کا اپنے امیر مختار ابو الزبیر کے شہید ہونے اور ان کی جگہ شیخ ابو عبیدہ احمد عمر کوان کا جانشین بنانے کا اعلان
دولت اسلامیہ کا مرتد شامی فوج سے الطبقہ فضائی فوجی ایئر بیس کو فتح کرنے کا معرکہ.. تصاویر میں (2)
دولت اسلامیہ کا مرتد شامی فوج سے الطبقہ فضائی ایئر بیس فتح کرنے کا معرکہ.. تصاویر میں (1)
موصل شہر کا خلافت اسلامیہ کے سائے تلے ترقی پذیر ہونے کی دلکش خوبصورت تصاویر.. (1)
موصل شہر کا خلافت اسلامیہ کے سائے تلے ترقی پذیر ہونے کی دلکش خوبصورت تصاویر.. (2)
حرکت شباب المجاہدین کے سپاہیوں کے مابین حسن تلاوت قرآن کریم کی ویڈیو دولت الاسلامیہ کا عوام تک حقیقت پہنچانے کے لیے جگہ جگہ دعوتی میڈیا پوائنٹ قائم کرنے کی تصاویر
ادارہ الملاحم نے القاعدہ مجاہدین کا القطن شہر میں مرتد یمنی فوج کی چھاؤنی پر حملہ کرنے کی ویڈیو ریلیز کردی
دولت الاسلامیہ کے ایک چیچن مجاہد کا بشار اسد کے اسنائپر مین فوجی کو پاگل کرنے کی ویڈیو شام و عراق کی سرحدوں کو ختم کر کے دونوں ملکوں کے شہروں پر دولت اسلامیہ کا ایک نیا صوبہ قائم کرنے کا اعلان
شیطان کی پوجا سے توبہ کر کے سینکڑوں یزیدیوں کا اسلام قبول کرنے کی ویڈیو جماعت انصار الاسلام کی شوری کونسل کا اپنی تنظیم ختم کر کے دولت الاسلامیہ کی بیعت کرنے کا اعلان
الدولة الاسلامیہ کا عید الفطر کے موقع پر بچوں کو کھیل و تفریح سے منع کرنے کے پروپیگنڈے کا توڑ کرنے کی تصاویر جاری
طالبان مجاہدین کی پکٹیکا میں صلیبی اتحادی و مرتدین افواج کی خلاف جہادی کارروائیوں کی ویڈیو فلم ریلیز
پاکستانی مجاہدین کے استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ کے آڈیو بیان "وزیرستان سے فلسطین --- ایک کہانی، ایک عنوان!" کا تحریری مسودہ

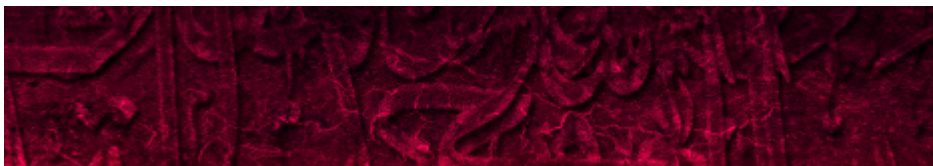
دولت اسلامیہ :: کفر اسلام کے خلاف متحد ملت ہے



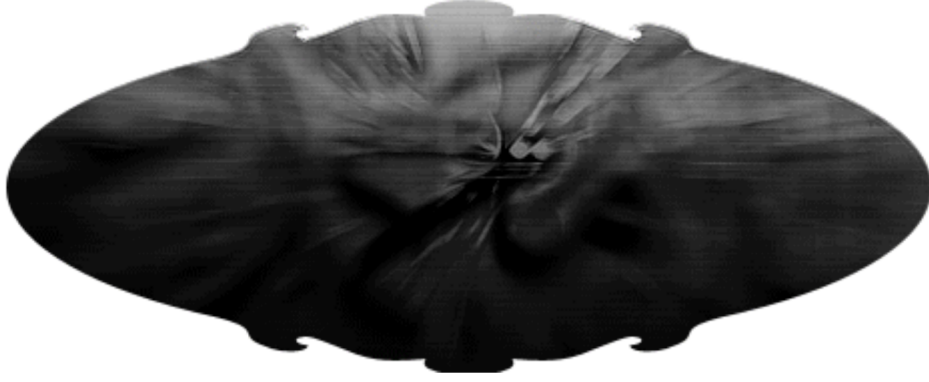
الفرقان :: برطانوی قیدی کا پیغام :: اپنی سماعتوں کو میری طرف متوجہ کرو (5)۔



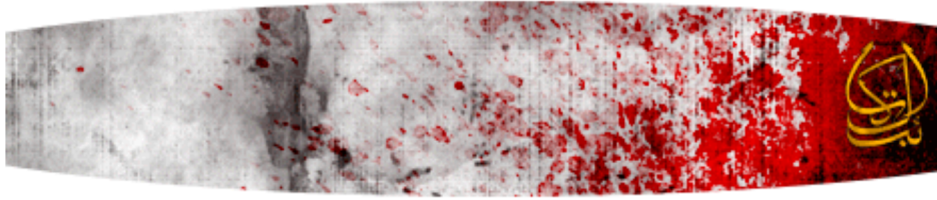
انصار اللہ اردو :: دولت اسلامیہ کی قید میں موجود برطانوی صلیبی قیدی کا پیغام :: اپنی سماعتوں کو میری طرف متوجہ کرو (3) :: اردو ترجمہ



الکتائب :: سلسلہ [فشرد بہم من خلف ہم] کا چھٹا حصہ



الکتائب :: عربی اور انگریزی زبان میں ویڈیو :: یہ دشمن ہیں، ان سے ہوشیار رہو (3)۔۔



الفرقان :: برطانوی قیدی کا پیغام :: اپنی سماعتوں کو میری طرف متوجہ کرو (4)۔



YOUR EARS

BRITISH DETAINEE JOHN CANTLIE

EPISODE 4

EPISODE 5

EPISODE 6

EPISODE 7

EPISODE 8

دولہ اسلامیہ :: ویڈیو :: ان کی گردنوں پر ضرب لگاؤ



Bab-ul-Islam - باب الإسلام > امت مسلمہ کے حالات و واقعات > امت مسلمہ
 اور احوال عالم > عمومی گفتگو
 خلیفہ کے چناؤ کا طریقہ کار (4677 جائزہ)

رکن نام یاد رکھیں؟
 پاسورڈ لاگ ان

جواب دیں

موضوع ٹولز ڈسپلے موڈ

اس موضوع کو شیئر کریں

1

Tweet 1

Like Share 11

#1

07-07-2014

خلیفہ کے چناؤ کا طریقہ کار



بسم الله الرحمن الرحيم

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ* إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا
 حق آگیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بے شک باطل نابود ہونے والا ہے

خلیفہ کے چناؤ کا طریقہ کار

This image has been resized. Click this bar to view the full image. The original image is sized 1024x768



خلافت کا قیام فرض کفایہ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی سنت اور سلف و صالحین کے طریقے سے یہ بات ثابت ہے کہ وہ خلیفہ کی عدم موجودگی تین دن سے زیادہ قبول نہیں کرتے۔ لیکن مسلمانوں کی بدقسمتی اور غفلت کہیے کہ خلافت عثمانیہ کے سقوط کے بعد سو سال کا عرصہ گزر گیا مگر مسلمان دوبارہ خلافت کو قائم نہ کرسکے اور نہ ہی کسی کو خلیفہ منتخب کرسکے۔ مگر پھر آخر کار یکم رمضان المبارک 1435ھ کو وہ لمحہ آئی ہی گیا کہ جب اللہ کی توفیق و رحمت سے الدولة الاسلامیہ العراق والشام کے مجاہدین کی شوریٰ نے مسلمانوں کی طرف سے فرض کفایہ ادا کرتے ہوئے شیخ ابوبکر البغدادی القرشی حفظہ اللہ کو "خلیفۃ المسلمین" مقرر کردیا۔ مسلمانوں کے لئے یہ بڑی مسرت اور خوشی کا مقام تھا جس پر عام آدمی نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

مگر کچھ لوگ جو کہ بظاہر دیندار اور علم شرعی جاننے کا دعویٰ بھی کرتے ہیں وہ اس پر بے جا اعتراضات اور الزامات لگا کر اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کے پاس فقط اس اعتراض کہ کوئی اور حیلہ نہیں جس کی بنیاد پر وہ اس خلافت کو مسترد کر دیں کہ **"خلیفہ کا تقرر بغیر اہل حل و عقد کے مشورے سے ہوا ہے"**۔ اول تو اس اعتراض کی کوئی حیثیت نہیں کہ اہل حل و عقد کے مشورے کے بغیر یہ کام ہوا ہے۔ الدولۃ الاسلامیہ العراق والشام جو کہ رقبے اور تمکن کے اعتبار سے اس وقت مسلمانوں کی سب سے بڑی امارت ہے اس کی شوریٰ نے خلیفہ کا تقرر کیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جہاں تک وہ اہل حل و عقد جن سے مشورہ نہیں لیا جاسکا یا وہ اس میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے تو اس سلسلے میں شرع کا یہ اصول بھی سمجھ لینا چاہیے کہ خلیفہ کے تقرر کرنے کے لئے سب سے پسندیدہ طریقہ تو یہی ہے کہ اہل حل و عقد ہی خلیفہ کا انتخاب کریں لیکن یہ شرط کہیں بھی پائی جاتی کہ کل روئے ارض کے ایک ایک اہل حل و عقد سے مشورہ لینا ضروری ہے اور اگر کوئی ایک بھی اہل حل و عقد رہ گیا تھا خلیفہ کا تقرر کالعدم قرار پائے گا۔

اس ضمن میں یہ بھی یاد رہے کہ شیخ ابو بکر البغدادی القرشی حفظہ اللہ کے خلیفہ کے تقرر کرنے سے دو مہینے پہلے الدولۃ العراق والشام کے ترجمان نے پوری دنیا کے اہل حل و عقد اور مجاہدین کے قیادتوں کو پکار لگائی تھی کہ مسلمانوں کی مسائل اور آپس کے اختلاف کے ختم کرنے کا واحد حل یہی ہے کہ باہمی مشورے سے کسی بھی اہل شخص کو خلیفہ مقرر کر دیا جائے۔ چنانچہ دو مہینے کی انتظار کے بعد الدولۃ الاسلامیہ العراق والشام جو کہ خلافت کے قیام کے لئے اس وقت سب سے بڑی مسئلہ تھی اپنی امارت کے سب سے زیادہ متمکن ہونے کی وجہ سے، اپنی شوریٰ کے مشورے سے خلیفہ کا تقرر کر دیا۔

بالفرض اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ شیخ ابوبکر البغدادی القرشی حفظہ اللہ کا تقرر بغیر اہل حل و عقد کے مشورے کے بغیر ہوا ہے تو اس کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟ اگر خلیفہ کی عدم موجودگی میں کسی کو بغیر اہل حل و عقد کے مشورے کے بغیر خلیفہ مقرر کر دیا جائے تو کیا اس کی خلافت کالعدم قرار پاتی ہے؟ اور کیا اس صورت میں اس کو کسی بھی صورت خلیفہ نہیں مانا جاسکتا؟ خلیفہ کے تقرر کرنے میں اگر اہل حل و عقد سستی کریں اور غفلت کا مظاہرہ کریں تو پھر یہ کام کس کے ذمہ ہو جاتا ہے؟ خلیفہ بننے کا اہل کون شخص ہوتا ہے؟ ان سوالوں کے جوابات ہم شریعت کی روشنی میں جاننے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ

خلافت کے لئے اہل ہونے کے لئے فقہاء کے مقرر کردہ شرائط:

(1) مسلمان ہو۔

(2) بالغ ہو۔

(3) عاقل ہو۔

(4) آزاد ہو غلام نہ ہو۔

(5) مرد ہو۔

(6) علم شرعی کے ضروری مسائل سے آگاہ ہو۔

(7) عادل ہو (یعنی اس کے ذات میں فسق و فجور نہ ہو)۔

(8) بہادر اور جریح ہو۔

(9) جسمانی طور پر معذور یا کسی موذی بیماری میں مبتلا نہ ہو۔

(10) قریشی النسل ہو۔

(بحوالہ اسلامی خلافت اور اس کی ضرورت از استاذ الحدیث مولانا فضل محمد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

خلیفہ مقرر کرنا کس کی ذمہ داری ہے:

قاضی ابو یعلیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وہی فرض علی الکفایۃ مخاطب بہا طائفتان من الناس احدهما اهل الاجتہاد حتی یختاروا والثانیۃ من یوجد فیہ شرائط الامامۃ حتی ینتصب احدهم لامامۃ"۔ (احکام سلطانیہ ص 3)

"قیام خلافت فرض کفایہ ہے۔ دو قسم کے لوگوں پر اس کے قیام کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اول وہ لوگ جو درجہ اجتہاد پر فائز ہو۔ ان مجتہدین پر لازم ہے کہ وہ کسی کو امام مقرر کریں تاکہ وہ منصب امامت کو سنبھال لے (اگر وہ یہ کام نہ کریں تو) دوسرے وہ لوگ ہیں جن میں امام و خلیفہ بننے کی شرائط پائی جائیں، یہاں تک کہ انہیں میں سے ایک شخص امامت و خلافت کے لئے تیار ہو کر کھڑا ہو جائے"۔

علامہ ماوردی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"خلیفہ مقرر کرنا فرضہ کفایہ ہے لیکن اگر اس کام کے لئے کوئی کھڑا نہیں ہوتا تو پھر دو قسم کے لوگوں کو اٹھ کھڑا ہونا پڑے گا۔ اول اہل اجتہاد اور اہل انتخاب کو چاہیے کہ وہ کسی کو خلیفہ مقرر کریں (اگر وہ لوگ ایسا نہ کریں تو) وہ لوگ جو کہ خلیفہ بننے کی اہلیت رکھتے ہیں ان میں سے کسی ایک کو اٹھ کر خلیفہ کے اس عہدے کو سنبھال لینا چاہیے۔"

(بحوالہ اسلامی خلافت اور اس کی ضرورت از استاذ الحدیث مولانا فضل محمد جامعہ بنوری ٹاؤن کراچی)

خلافت کا قیام اتنا ضروری اور اہم ہے اور اس کی اتنی فوری ضرورت ہے کہ فقہاء نے یہ بات صاف بیان کر دی کہ اگر اہل حل و عقد سستی کریں تو جن لوگوں میں خلیفہ بننے کی اہلیت ہو ان میں سے کسی ایک کو بھی خلیفہ مقرر کر دیا جائے۔ یہ کام واجب بھی ہے اور جائز بھی اور اس صورت میں خلیفہ مقرر کیا جائے والا خلیفہ مسلمانوں کا خلیفہ کہلائے گا اور اس کی اطاعت ہر خاص و عام سب پر لازم ہو گی۔

بالفرض اگر کوئی شخص بزور طاقت مسلمانوں کو امام بن جاتا ہے اور لوگوں کو شریعت کے مطابق چلاتا ہے تو ایسا شخص کی اطاعت بھی لازم ہے

فقہاء کرام نے خلیفہ کے تقرر کے چار طریقہ کار نقل کئے ہیں جس کی بنیاد پر کوئی بھی شخص خلیفہ قرار پاسکتا ہے:

(1) اہل حل و عقد اور اصحاب الرائے کی جانب سے خلیفہ کا تقرر ہونا۔

(2) خلیفہ کسی کو اپنا ولی عہد نامزد کر دے۔

(3) خلیفہ ایک شوریٰ کا تقرر کرے جو کہ اس کے بعد خلیفہ کا تقرر کرے۔

(4) تسلط و غلبہ، یعنی خلیفہ کو نہ اہل حل عقد نے مقرر کیا، نہ خلیفہ نے کسی کو ولی عہد مقرر کیا اور نہ ہی کوئی شوریٰ بنائی کہ وہ خلیفہ کا تقرر کرے بلکہ کوئی شخص مسند خلافت پر زبردستی غالب آجائے اور لوگوں کو نرمی محبت یا پھر زبردستی اپنے ساتھ ملا کر خلیفہ بن جائے۔

بس جو شخص بھی بزور تلوار خلافت کے مسند پر براجمان ہو جائے تو اس بارے میں سلف کا موقف واضح ہے کہ اگر ایسا شخص جامع الشروط ہو بھی تو جو مقصد تھا وہ حاصل ہو گیا اس لئے اس کی خلافت بہر حال تسلیم کی جائے گی۔

امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"فإن تغلب من له أهلية الإمامة وأخذها بالقهر والغلبة فقد قيل إن ذلك يكون طريقا رابعا" (تفسير القرطبی، ج 1، ص 269)

"اگر امامت کا اہل شخص غالب ہو جائے اور امامت جبر و غلبہ سے لے لے تو یہ چوتھا طریقہ ہے (خلیفہ کے تقرر کا)۔"

امام قرطبی رحمہ اللہ مزید لکھتے ہیں:

وقال ابن خويز مناد: ولو وثب على الامر من يصلح له من غير مشورة ولا اختيار وبائع له الناس تمت له البيعة، والله أعلم. (تفسير القرطبی، ج 1، ص 269)

"حضرت خویز بن منداد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: امر خلافت کی صلاحیت رکھنے والا اگر کوئی شخص مشورہ اور اہل حل و عقد کے تقرر کے بغیر امر خلافت پر قابض ہو جائے اور لوگ اس کی بیعت کر لیں تو اس کی بیعت کامل ہو جائے گی (یعنی وہ خلیفہ تسلیم کی جائے گا) واللہ اعلم"

اور اگر جو شخص بزور طاقت خلیفہ بنے اور جو جامع الشرائط بھی نہ ہو تو ایسے شخص کی خلافت کو بھی فقہاء کرام نے باتفاق تسلیم کیا ہے بشرطیکہ وہ شریعت مطہرہ کو معطل نہ کرے اور شریعت کے مطابق حکومت کرے۔ علامہ ابن بطل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَقَدْ أَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلَى وُجُوبِ طَاعَةِ السُّلْطَانِ الْمُتَعَلِّبِ وَالْجِهَادِ مَعَهُ وَأَنَّ طَاعَتَهُ خَيْرٌ مِنَ الْخُرُوجِ عَلَيْهِ لِمَا فِي تِلْكَ مِنْ حَقِّ الدِّمَاءِ وَتَسْكِينِ الدِّهْمَاءِ" (فتح الباری، ج ۲۰ ص ۵۸ رقم: ۶۵۳۰)

"فقہاء کا اس بات پر اجماع ہے کہ جو سلطان زبردستی حاکم بن بیٹھا ہو تو (صحیح احادیث کے مطابق شرعی امور میں) اس کی اطاعت واجب ہے، اور اس کے ساتھ مل کر جہاد بھی مشروع ہے، اور یہ کہ اس کی اطاعت مسلح بغاوت سے بہتر ہے کیونکہ اسی طریقے میں خونریزی سے بچاؤ اور مصیبتوں کا ازالہ ہے۔"

امام ابو الحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وأجمعوا على السمع والطاعة لأمة المسلمين وعلى ان كل من ولى شيئاً من امورهم عن رضى أو غلبة وامتدت طاعة من بر أو فاجر لايلزم الخروج عليه بالسيف جار أو عدل"

"علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مسلمانوں کے امام کی سمع و طاعت فرض ہے۔ اور جو شخص بھی مسلمانوں کی رضا مندی یا بزور طاقت ان کا حکمران بن گیا ہو اور اس کی اطاعت نیک و بد تک پھیل گئی ہو تو ایسے حکمران کے خلاف تلوار سے خروج جائز نہیں ہے، چاہے وہ ظلم کرے یا عدل۔"

علامہ قلقشندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

"فاذا مات الخليفة فتصدي للامامة من جمع شرائطها من غير عهد اليه من الخليفة المتقدم ولا بيعته من اهل الحل والعقد انعقدت امامة لينتظم شمل الامة وتتفق كلمتهم وان لم يكن جامعاً لشرائط الخلافة بان كام فاسقاً اوجهاً فوجهاً لاصحابنا الشافعية اصحهما انعقاد امامته ايضاً" (مآثرا لانافة، ج 1 ص 58)

"جب خلیفہ کی وفات ہو جائے اور منصب امامت ایسا آدمی سنبھال لے جو جامع شرائط خلافت ہے اور اسے نہ پہلے خلیفہ نے ولی عہد بنایا ہے اور نہ ہی اہل حل و عقد نے اس کی بیعت کی ہے تو اس کی امامت منعقد ہو جائے گی تاکہ امت کا اتحاد منظم اور اجتماعیت برقرار رہے۔ اگر اس میں شرائط خلافت نہیں پائی جاتیں، اس طرح کے فاسق یا جاہل تو ہمارے شوافع کے نزدیک دو صورتوں ہیں، جن میں سے اصح یہ ہے کہ اس کی امامت بھی منعقد ہو جائے گی۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

"چوتھا طریقہ انعقاد خلافت کا استیلاء (یعنی غلبہ) ہے کہ جب خلیفہ فوت ہو جائے اور کوئی شخص اہل حل و عقد کے (مشورے کے) بغیر اور (خلیفہ سابق کے) خلیفہ بنائے بغیر خلافت پر قبضہ کر لے اور سب لوگوں کو تالیف قلوب یا جنگ و جبر سے اپنے ساتھ ملالے تو پھر بھی ایسا شخص خلیفہ ہو جائے گا اور اس کا جو فرمان (حکم) شریعت کے موافق ہوگا اس کی اتباع سب لوگوں پر لازم ہوگی" (ازالة الخفاء، ج 1 ص 24)

مولانا ابو الکلام آزاد رحمہ اللہ اپنی مشہور معروف کتاب "مسئلہ خلافت" میں اس مسئلہ پر سلف کے کلام کی روشنی میں

فرماتے ہیں:

"لیکن دوسری صورت میں (یعنی کوئی شخص اہل حل و عقد کے مشورے کے بغیر ہی خلافت پر قابض ہو جائے تو) اس کی نسبت چونکہ خود احادیث صحیحہ اور اجماع صحابہ و عترہ میں بالکل صاف صاف موجود تھا، اس لئے تمام امت بلا اختلاف اس پر متفق ہو گئی کہ جب ایک مسلمان منصب خلافت پر قابض ہو جائے اور اس کی حکومت جب جائے تو ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اسی کو خلیفہ اسلام تسلیم کرے، اسی کے سامنے گردن اطاعت جھکائے۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک اہل و مستحق خلیفہ کے آگے جھکنا چاہیے۔ اطاعت و اعانت کی وہ تمام باتیں جو منصب خلافت کے شرعی حقوق میں سے ہیں وہ ایسے خلیفہ کو حاصل ہو جاتی ہیں۔ اس سے روگردانی کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں۔ اس کے مقابلے میں خروج اور دعوے کا حق کسی کو نہیں پہنچتا، اگرچہ کیسا ہی افضل اور جامع الشروط کیوں نہ ہو۔ جو کوئی ایسا کرے، مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے مقابلے اور قتل میں خلیفہ کا ساتھ دیں۔ وہ شرعاً باغی ہے اس کو قتل کر دینا چاہیے۔ شریعت نے دوسری صورت میں یہ حکم کیوں دیا؟ اس کی علت و مصلحت اس قدر واضح ہے کہ شرح و تفصیل کی حاجت نہیں۔" (مسئلہ خلافت، ص 59)

اسی وجہ سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عبدوس بن مالک العطار کی روایت میں کہتے ہیں کہ:

"ومن غلب بالسيف حتى يصار خليفه وسمي امير المومنين فلا يحل لاحد يومن بالله واليوم الآخر ان يبيت ولا يراه اماما برا كان او فاجراً"۔ (الاحكام السلطانية لابی يعلى، ص 7)

"جو تلوار کے زور پر غالب ہو یہاں تک کہ وہ خلیفہ بن جائے اور وہ امیر المومنین کہلائے تو اللہ پر ایمان رکھنے والے کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ رات اس حال میں گزارے کہ وہ اسے امام نہ سمجھے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر۔"

سو سال کے طویل عرصے کے بعد الحمد للہ آج شیخ ابوبکر البغدادی القرشی حفظہ اللہ سے خلافت کی بیعت لی جا چکی ہے جس میں فقہاء کی بیان کردہ ساری شرائط بھی موجود ہیں اور ان کو اہل جہاد میں سے اہل حل و عقد کی ایک کثیر تعداد نے خلیفہ مقرر کیا ہے۔ لہذا ان کی اطاعت اب واجب ہے اور کسی کے پاس کوئی عذر نہیں کہ وہ ان کی اطاعت سے منہ پھیرے، اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ مجرم، باغی اور گناہ گار ٹھہرے گا۔ مسلمان اس بات کو بخوبی سمجھ لیں۔ کیونکہ جو ازروئے شریعت خلیفہ قرار پاجائے تو اس کی اطاعت نہ صرف واجب ہے بلکہ جو اس امر میں امت میں اختلاف اور پھوٹ ڈالنا چاہے اور مسلمانوں کی وجود میں آنے والی مرکزیت کو

توڑنے کا خواہاں ہو تو اس کے بارے میں احادیث مبارکہ میں شدید وعیدیں آئی ہیں۔

ایک اشکال اور اس کا جواب:

بہت سے لوگ یہ اشکال اٹھاتے ہیں کہ ملا عمر کی موجودگی میں کسی دوسرے امیر کی بیعت کیسے جائز ہوسکتی ہے؟ بات یہ ہے کہ عالی قدر ملا عمر حفظہ اللہ کی بیعت کبھی بھی بطور خلیفہ کے نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے کبھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں! بلکہ انہوں نے اپنے آپ کو ہمیشہ افغانستان کی حد تک مسئول رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب دوسرے علاقوں مثلاً عراق، یمن، صومالیہ اور چیچنیا میں مسلمانوں کو کچھ غلبہ ہوا تو انہوں نے اپنا ایک نیا امیر مقرر کیا اور اس کی بیعت کی۔ اگر ملا عمر حفظہ اللہ کی حیثیت بطور خلیفہ کے ہوتی تو پھر ان لوگوں سے بیعت لینے کی کوئی ضرورت ہی نہیں تھی بلکہ یہ تمام بیعتیں کالعدم قرار پاتیں مگر چونکہ ملا عمر حفظہ اللہ کی حیثیت ایک مقامی امیر کی تھی لہذا دوسرے علاقوں میں قبضے کے بعد وہاں دوسرے امراء کی بیعت لی گئی۔ مگر ان میں سے کسی بھی امیر کا تقرر بھی بطور خلیفۃ المسلمین کے نہیں کیا گیا تھا۔

مگر اب الدولة العراق والشام جو کہ رقبے اور تمکن کے لحاظ سے سب سے بڑی امارت تھی تو اس کی شوریٰ نے خلافت کے قیام کے فریضے کو ادا کرتے ہوئے شیخ ابراہیم بن عواد المعروف شیخ ابوبکر البغدادی القرشی حفظہ اللہ کو "خلیفہ المسلمین" مقرر کر دیا ہے۔ لہذا اب خلیفہ کے تقرر ہونے کے بعد ہر خاص و عام پر خلیفہ المسلمین کی اطاعت و اتباع لازم ہے، چاہے وہ کسی بھی دینی جماعت کا سربراہ ہو یا کسی تنظیم کا شیخ الکبیر، کسی بھی جہادی جماعت کا کمانڈر ہو یا کسی بھی علاقے کا جہادی امیر۔ بس خلیفۃ المسلمین کی اطاعت اب سب امراء اور شیوخ پر فائق ہو چکی ہے۔

اسی بات کو امام قلقشندی رحمہ اللہ یوں فرماتے ہیں:

"والامام هو اعظم ولاية الامور لعموم ولاية فهو احق بالطاعة واجد بالانقياد لاوامر ه ونواهيہ مالم يخالف امر الشرع" (مآثر لانافۃ، ج 1 ص 62)

"امام و خلیفہ اولی الامر میں سب سے بڑا ہے کیونکہ اس کی ولایت و اقتدار عام ہے، پس وہ (دیگر لوگوں کے مقابلے میں) اطاعت کا زیادہ حقدار ہے اور اس بات کا زیادہ لائق ہے کہ اسی کے احکام و نواہی کی اتباع کی جائے جب تک کہ وہ شریعت کے حکم کے خلاف ورزی نہیں کرتا۔"

بس خلیفہ کے تقرر ہونے کے بعد کسی بھی مسلمان پر خلیفہ المسلمین کی اطاعت سے بالشت بھر بھی باہر نکلنا حرام ہے اور ایسا کرنے والے کے لئے احادیث مبارکہ میں شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ مَمْطُورٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرَاهُ أَبَا مَالِكٍ الْأَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِرَحْمَتِ أَمْرُكُمْ بِالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَمَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قَبْلَ شَبْرِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ رَأْسِهِ وَمَنْ دَعَا دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ جُنَاءٌ جَهَنَّمَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ نَعَمْ وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى. قال حاكم هذا حديث صحيح على شرط الشيخين، ولم يخرجاه قال ابن كثير هذا حديث حسن وله الشواهد. (مسند احمد، ج 46، ص 385، حديث نمبر: 21835- مستدرک حاکم، ج 4، ص 65، حديث نمبر: 1482)

حضرت ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تمہیں پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں بات سننے اور اطاعت کرنے 'جماعت سے وابستہ رہنے' ہجرت اور جہاد فی سبیل اللہ کا' پھر جو شخص جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی نکلتا ہے تو وہ اپنے سر میں سے اسلام کی رسی نکال دیتا ہے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی پکار لگائے وہ جہنم کا خس و خاشاک ہے۔ ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا اور روزہ رکھتا ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں! اگرچہ وہ روزہ رکھتا اور نماز پڑھتا ہو۔

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" (متفق عليه)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بھی خلیفہ کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دیا اور اسی حالت میں اس کی موت واقع ہوگئی تو اس موت جاہلیت کی موت ہوئی۔

"مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ لِقَى اللَّهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً" (صحیح مسلم، ج 9، ص 393، حدیث نمبر: 3441)

جس نے خلیفہ کی اطاعت سے ہاتھ کھینچا تو قیامت کے دن وہ اللہ کے سامنے حاضر ہوگا اور اس کے لئے کوئی بچاؤ کا راستہ نہ ہوگا اور جو مسلمان دنیا سے اس حال میں گیا کہ خلیفہ کی بیعت کے قلائے سے اس کی گردن خالی ہوئی تو یقین کرو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی۔

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من فارق الجماعة شبرا دخل النار" (مستدرک حاکم، ج 1، ص 392، حدیث نمبر: 372)

جو شخص بھی خلیفہ کی اطاعت سے انکاری ہوا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

بس مسلمانوں کو چاہے کہ ہر ایسے شخص سے خبردار رہیں جو کہ مسلمانوں کے ازروئے شریعت خلیفہ مقرر ہونے والے کے بارے میں لوگوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کرے، نئے نئے فلسفے گڑھ کر لوگوں کو اس معاملے میں گمراہ کرنے کی کوشش کرے اور مسلمانوں کی جو وحدت وجود میں آئی ہے اس کو بغیر کسی شرعی نقص کے اپنی نفسانی خواہشات کی بناء پر پھر سے توڑنے کی کوشش کرے تو ایسے شخص کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔ اسی لئے جب کوئی شخص شریعت کے اصولوں کے مطابق خلیفہ قرار پا جائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیعت کرنے کا حکم دیا ہے اور اگر کچھ لوگ اس معاملے میں تفرقہ ڈالنے کی کوشش کریں تو ان کے قتل کا حکم دیا ہے۔ یہ وجہ ہے کہ اس معاملے میں فقہاء کرام درج ذیل احادیث نقل کرتے ہیں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَاعَدْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ حَمْسَ سِنِينَ فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ كَثِيرٌ قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فُوا بِيَعَةِ الْأَوَّلِ وَأَعْطُوهُمْ حَقَّهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ سَائِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ" (صحيح مسلم، ج 9 ص 378 حدیث نمبر: 3429)

حضرت ابو حازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں پانچ سال تک حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہا تو میں نے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کرتے ہوئے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے جب کوئی نبی وفات پا جاتا تو اس کا خلیفہ و نائب نبی ہوتا تھا اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور عنقریب میرے بعد خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے صحابہ نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پہلے خلیفہ ہو جائے اس کی بیعت کو پورا کرنا اور جو ان کا حق ہے انہیں ادا کرنا۔ بے شک اللہ ان (خلفاء) سے ان کی رعایا کے بارے میں سوال کرنے والا ہے۔

"عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شَرِيحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَا سَيَكُونُ بَعْدِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ

وَهَنَاتٌ وَرَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَأَى يَتَمُوهُ يُرِيدُ تَفْرِيقَ أَمْرٍ أُمَّةٍ مَهْجٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَأَقْلَبَهُ وَكَانَ مِنَ النَّاسِ" (سنن نسائی، ج 12، ص 375، حدیث نمبر: 3955- صحیح مسلم، ج 9، ص 395، حدیث نمبر: 3442)

عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے بعد (فتنہ و) فساد ہوں گے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ امت محمدیہ میں اس وقت تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے جبکہ وہ ایک امر (یعنی ایک امام و خلیفہ) پر متفق تھی تو اس کی گردن اڑادو، چاہے وہ کوئی بھی ہو۔

"عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتَكُونُ فِي أُمَّتِي هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَأَضْرِبْهُ بِالسَّيْفِ كَانَتْ مِنْ كَانٍ" (سنن ابی داود، ج 12 ص 378، حدیث نمبر: 4134)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں فساد ہوگا، فساد ہوگا، پس جو شخص مسلمانوں کے متفق مجمع میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسے تلوار سے مار ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

"عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ تَأْكُمَ وَأَمْرُكُمْ جَمِيعٌ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ يَشُقَّ عَصَاكُمْ أَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَأَقْلَبْهُ" (صحیح مسلم، ج 9، ص 396 حدیث نمبر: 3443، مسند احمد، ج 16، ص 160، حدیث نمبر: 7619)

حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تم اپنے معاملات میں کسی ایک آدمی پر متفق ہونے لگو اور پھر تمہارے پاس کوئی آدمی آئے اور تمہارے اتحاد کی لاٹھی کو توڑنے یا تمہاری جماعت میں تفریق ڈالنا چاہے، تو اسے قتل کر دو۔

(ان تمام تفصیل کو آسانی سے جاننے کے لئے دیکھئے ابوالکلام آزاد کی کتاب "مسئلہ خلافت"۔ "اسلامی نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں" از مولانا محمد زاہد اقبال۔ "اسلامی خلافت اور اس کی ضرورت" از استاذ الحدیث مولانا فضل محمد جامعہ بنوری ٹائون کراچی۔)

اہل حق علماء پر لازم ہے کہ وہ اس معاملے کو کھل کر امت کے درمیان بیان کریں اور کتمان حق سے بچیں ورنہ عند اللہ وہ بہت بڑے مجرم اور گناہ گار قرار پائیں گے۔

اللہ ہمیں امیر المومنین شیخ ابو بکر البغدای القرشی کی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، جاہلیت کی موت سے بچائے اور اس معاملے میں جو لوگ فتنہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے شر سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین



<https://app.box.com/s/h8x1qne39kgkvthbng0h>

<https://www.facebook.com/groups/ahwal.umat>

فیس بک اور ٹوئٹر کے لیے
<http://justpaste.it/Khalifa>

اقتباس

#2

07-07-2014

جزاک اللہ خیر

اقتباس

#3

07-07-2014

ماشاء اللہ ! اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے پر سینکڑوں رحمتیں نازل فرمائے کہ حق کا حق ہونا واضح کر دیا ۔

اس مضمون کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کے ذہنوں میں جو اشکالات ہیں وہ دور ہوسکیں اور مسلمانوں کی جو ایک وحدت وجود میں آئی ہے وہ مضبوط ہوسکے۔

اقتباس

#4

21 گھنٹے پہلے

ذره اس موضوع پر بھی توجہ کیجیے

اعلان خلافت

شریعت کی نظر میں

عالم عرب کے معروف جہادی عالم اور مفتی

شیخ

أبي المنذر الشنقيطي

حفظه الله

1435ھ | 2014م

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على النبي الكريم وعلى آله وصحبه أجمعين .
 دولة الاسلاميه في العراق والشام کے اعلان خلافت کے بعد اس کے مؤدین و مخالفین
 میں خلافت کی شرعی حیثیت کے موضوع پر بحث شروع ہوئی ۔ میں نے ارادہ کیا کہ
 میں کسی بھی ایک طرف جھکاؤ رکھے بغیر اس موضوع پر شرعی نقطہ نظر لکھ
 دوں ۔ پس اللہ سے مدد، اجرا اور اخلاص مانگتے ہوئے اس موضوع پر قلم اٹھا رہا ہوں ۔
 بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شرعی امامت کا وجود خلافت کے وجود کے بغیر بھی ممکن
 ہے ، اور یہ دونوں یعنی شرعی امامت اور خلافت دونوں جدا جدا امور ہیں ۔ یہ خیال ہی
 خطا ہے !

شرعی امامت ہی اصل میں شرعی خلافت ہے ، ان دونوں میں شریعت کی رو سے
 کوئی فرق نہیں جب بھی شرعی امام کہیں میسر ہوں تو وہ خلیفہ ہیں ، چاہے لوگوں نے
 انہیں خلیفہ کا نام دیا ہو یا امیر کا ۔ اس میں وہ لوگ خطا کے مرتکب ہو جاتے ہیں جو شرعی
 حقیقت اور عرفی حقیقت میں فرق نہیں کرتے ہیں ۔
 اس لئے سب سے پہلے تصور خلافت ہمیں ٹھیک کرنا چاہئے تاکہ خلافت کے بارے

میں ہم صحیح فیصلے تک پہنچ پائیں، یہ اس لئے بھی کہ کسی چیز کے حوالہ سے فیصلہ اس چیز کے بارے میں قائم تصور پر ہی منحصر ہوتا ہے۔ خلافت کے شرعی مفہوم اور سیاسی مفہوم میں تمیز لازم ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک جگہ شرعی نکتہ نگاہ سے خلافت موجود ہو مگر سیاسی زاویے سے معدوم ہو۔ جب ہم خلافت کے لوٹانے کی ضرورت پر بات کرتے ہیں تو اس سے یہ قطعاً مراد نہیں کہ ہم شرعی خلافت کے غائب ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جب ہم دین میں خلافت کا ذکر کرتے ہیں تو اس سے مراد وہ اسلامی حکومت ہوتی ہے جو افغانستان میں طالبان کے ہاتھوں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قائم کر کے دکھائی تھی جبکہ سیاسی لحاظ سے یہ خلافت آج کل موجود نہیں ہے!

وضاحت کے لئے ہم عرض کرتے ہیں: کہ شرعی خلافت کی حقیقت ہی یہ ہے کہ امامت عظمیٰ کے لئے ایک مسلمان مرد کے ہاتھ پر مسلمانوں نے بیعت کی ہو۔ چاہے بوقت بیعت یا بعد میں اس امیر کا سلطہ بلاد المسلمین پر قائم نہ بھی ہو تو وہ خلیفہ ہے بس شرط اس میں یہ ہے اس سے پہلے کسی کی بیعت نہ ہوئی ہو۔ جبکہ عرف میں خلافت کا سیاسی مفہوم یہ لیا جاتا ہے کہ امام کی تمام بلاد المسلمین یا اکثر بلاد کے مسلمان سمع و اطاعت کرتے ہوں اور ان علاقوں پر امام کا سلطہ قائم ہو۔ حالانکہ شرعی احکام کا دار و مدار شرعی حقائق پر ہوتا ہے نہ کہ عرفی حقائق پر! یعنی خلیفہ کا مقام اس کو دیا جائے گا جس کی پہلے شرعی بیعت ہوئی ہو، چاہے اس نے خلافت کا دعویٰ نہ بھی کیا ہو، کیونکہ پہلی بیعت ہی شرعی حقائق کے اعتبار سے شرعی بیعت سمجھی جائے گی۔ مفہوم خلافت کا یہ تصور میرا اپنا بنایا ہوا نہیں بلکہ یہ ان شرعی نصوص کا حتمی نتیجہ ہے کہ جو تعداد امامت کو منع کرتے ہیں اور خلافت کا شرعی حق ان کو دیتے ہیں جن کی پہلی بیعت ہو چکی ہوتی ہے۔ یہ کسی بھی طور پر جائز نہیں، کہ مسلمان ایک جگہ پر شرعی امام مقرر کر لیں، اس کی بیعت کر لیں اور انہیں شرعی امام مقرر کر لیں۔ اور پھر ایک اور شخص آکر خلافت کا دعویٰ یہ کہہ کر لے کہ آپ کی بیعت تو ایک ملک کی امارت کے لئے تھی جبکہ میری امارت پوری دنیا کی خلافت کی ہے!

یہ منطق کہ جو امامت و خلافت کے درمیان تفریق پر قائم ہے کوئی شرعی بنیاد نہیں رکھتی کیونکہ یہ عرف پر قائم ہے جو شرعی حقیقت کی نفی کرتا ہے۔ خلافت مسلمانوں کے امور کی ولایت ہے اور جس کو بھی مسلمانوں کے امور سونپے گئے تو وہ شرعی مفہوم میں خلیفہ کہلائے گا۔

ایسی حالت میں کہ جب کئی ائمہ موجود ہوں یہ تعین کرنا پڑتا ہے کہ کون اس منصب پر پہلے فائز ہوئے؟ اس لئے کہ فقہی لحاظ سے امیر عام اور خلیفہ میں کوئی فرق نہیں اس شرط کے ساتھ کہ امیر عام کی بیعت سے پہلے کسی نے بیعت نہیں لی ہو۔

جو حقوق امام کے لئے ہوتے ہیں وہی امیر عام اور خلیفہ کے لئے ہوتے ہیں اور جو فرائض خلیفہ کے ہیں وہیں امیر عام پر بھی عائد ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اول الذکر امیر عام کا سارے بلاد اسلام یا اکثر بلاد اسلام پر سلطہ نہیں ہوتا ہے جبکہ ثانی الذکر کا سارے بلاد اسلام یا اکثر پر نفوذ ہوتا ہے۔ عدم تمکین یعنی بلاد اسلام پر مکمل

نفوذ کا نہ ہونا امامت کی شرعی حیثیت پر کوئی اثر نہیں ڈالتا اس لئے کہ تمکین شرعی امامت کے لئے کوئی شرط نہیں، اور امام کی شرعی حیثیت بیعت سے بنتی ہے نہ کہ تمکین سے۔ اس اصول کے روسے خلافت عثمانیہ اور خلافت طالبان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جب مسلمان کسی ایک امیر پر متفق ہو جائیں، تو پھر مختلف امارتوں کی صورتوں میں تقریق پیدا کرنا کسی بھی طور پر جائز نہیں، اگر کوئی اس کے باوجود تقریق پیدا کرتا ہے تو شریعت اس کی کبھی اجازت نہیں دیتی ہے اور اسی حال میں شرعی امام وہ ہوگا جس کی بیعت پہلے ہو چکی ہو، رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے :

"فوا ببيعة الأول فالأول"

آئیے مذکورہ اصول کی تطبیق اپنے احوال پر کرتے ہیں: جب عملی طور پر مسلمانوں کے لئے علاقوں کے بُعد کی وجہ سے ایک امیر پر متفق ہونا مشکل ہو تو صومالیہ، ازواد، الجزیرہ، اور عراق میں امارات اسلامیہ کے قیام میں کوئی حرج نہیں، اس لئے کہ سب کا ایک امیر کے تحت آنے میں عملی مشاغل ہیں اور اگر ان دنوں ایک امیر کے تحت جہاد ممکن ہو تو پھر مختلف امارات کا قیام جائز نہیں اور پھر تمام امارتوں پر واجب ہے کہ وہ اُس کی امارت قبول کر لیں جس کی پہلے بیعت ہو چکی ہو اور وہ آج کے دور میں امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ ہیں۔

پھر امیر المؤمنین کون ہیں؟

وہ امیر المؤمنین ہیں کہ جن کی سب سے پہلے شرعی بیعت ہوئی ہے چاہے انہیں خلیفۃ المسلمین کا نام دیا گیا ہو یا ریاست کے امیر سے موسوم ہوا ہو، چاہے انہوں نے خلافت کا دعویٰ خود سے کیا ہو یا نہیں، خلافت کا حق ایسے امیر کے لئے اس کی اول بیعت ہو جانے کی وجہ سے مستقل ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ خلافت شرعی طور پر قائم ہے، موجود ہے اگرچہ سیاسی طور پر نہیں موجود کیونکہ فقہی قاعدہ ہے: شرعیت میں شرعی طور پر موجودشے حسى طور پر بھی موجود سمجھا جاتا ہے

لأن الاعتداد في الأمور الشرعية إنما هو بالشرع لا بالحس.

فكل ما حكم الشرع بوجوده وجب اعتبار وجوده، ولو لم يكن موجوداً جسداً.

اس لئے کہ شرعیت میں اعتبار شرعیت کی روسے ہے وجود کے لحاظ سے نہیں پس جس چیز کا بھی شرعیت موجود ہونے کا فیصلہ کرتی ہے وہ موجود ہوتی ہے اگرچہ وہ عملی طور پر موجود نہیں ہو۔ اس قاعدہ کے دلائل کچھ یوں ہیں:

عاصم ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا ”جب رات یہاں سے آجائے اور دن یہاں سے چلی جائے اور سورج غروب

ہو جائے تو روزے دار کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے“ رواہ البخاری

جبکہ یہ معلوم ہے کہ روزہ دار کا روزہ تب کھلتا ہے جب وہ کوئی روزہ توڑنے والی چیز کھالے۔

لیکن جب روزے کا وقت گزر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا روزہ کھل گیا چاہے اس نے کوئی چیز نہیں بھی کھائی ہو تب بھی ۔ اس لئے کہ یہ افطار کا وقت ہے اور اس وقت میں روزہ غیر شرعی ہے ۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کے دوسرے تاویلی بھی کئے ہیں ۔

2- ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں ایک بشر ہوں ، تم میرے سامنے اپنے مسائل فیصلہ کرانے کے لئے لاتے ہو ، تم میں کوئی بات کرنے کے معاملے میں زیادہ فصیح ہو گا دوسرے سے ، تو میں اس کے حق میں اُن باتوں کی وجہ سے فیصلہ کر لیتا ہوں جو اس سے سن لیتا ہوں ، پس جس نے ناجائز اپنے بھائی کے حق کا فیصلہ اس طرح مجھ سے کروایا تو اس نے اپنے لئے آگ کا ٹکڑا کاٹ لیا“ متفق علیہ

فدل هذا الحديث على أن الحكم الشرعي لا يتخلف بتخلف البيئنة الشرعية .
وفي هذا إثبات للبيئنة الشرعية وإن كانت معدومة في الواقع .
تو اس یہ حدیث اس پر دلالت کرتی ہے کہ حکم شرعی شرعی بیان سے تبدیل نہیں ہوتا ،

اس قاعدہ کی مثالیں کچھ یوں ہیں :

امام مسجد اگر مسجد میں اکیلا ہو ، کوئی اور مسجد نہیں آیا ہو اور وہ جماعت کی امامت کا قصد کرتے ہوئے اکیلا نماز پڑھ لے تو اس کی جماعت ہو گئی ۔ مالکیہ کے نزدیک اس مسجد میں جماعت نہیں دہرائی جائے گی ، اس لئے کہ اس کی اکیلے نماز شریعت کی رو سے بمنزلہ جماعت کی ہے ، اور شرعی طور پر موجود چیز حقیقی طور پر موجود سمجھی جاتی ہے

ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دیکر اپنے اوپر حرام کر دیا مگر بعد میں طلاق سے انکار کرتے ہوئے قاضی سے اپنے حق میں فیصلہ کروایا کیونکہ گواہ کی عدم دستیاب ہیں ، یہ کر کے بھی حقیقت یہ عورت اس مرد پر حرام ہے ۔

پس خلافت ، اس کے حقوق اور فرائض جو اس پر مرتب ہوتے ہیں وہ صرف بیعت سے ثابت ہوتے ہیں ، اور یہ تب سے موجود ہے جب امام کو مقرر کر کے اس کی شرعی بیعت سب سے اول ہوئی ہو اور ایسے امیر ، امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ ہیں ۔ جہاں تک خلافت کے اعلان کا معاملہ ہے تو یہ ایک سیاسی معاملہ ہے جو فقہی شرعی معاملہ پر کوئی اثر نہیں ڈالتا ، اس لئے کہ احکام کا انحصار بیعت پر ہے نہ کہ اعلان پر ۔ جیسے کہ نکاح کے احکامات کا انحصار عقد پر ہیں چاہے اعلان ہوا ہو یا نہیں ہوا ہو ، اگرچہ اعلان بذات خود مطلوب بھی ہے ۔

اگر اعلان بیعت کے بعد مؤخر ہوا ہو تو یہ شریعت کے موافق بھی اور بعض اوقات موافق نہیں بھی ہے ۔ موافق اس وقت ہے جب اعلان کرنے والا وہ واحد فرد ہو جس پر مسلمان متفق ہوئے ہوں اور اس کی بیعت ہوئی ہو جبکہ اس وقت یہ اعلان مخالف شرع ہے جب اعلان کرنے والا وہ امیر نہ ہو جس کی بیعت اول دفعہ ہوئی ہو ۔ اس لئے کہ خلافت کا اعلان صرف اسی کے لئے جائز ہے جس کی پہلے مسلمانوں نے بیعت کی

ہو، جیسے کہ رسول اللہ ﷺ کافرمان مبارک ہے: "فوا ببيعة الأول فالأول" رواہ مسلم۔

پس بعدمیں آنے والے کو خلافت کا اعلان کرنا کسی طور پر بھی جائز نہیں، اس لئے کہ اس منصب پر پہلے سے وہ موجود ہیں جن کی بیعت ہو چکی ہے، اور اس کی مثال ایسی ہے کہ جیسے کسی ایسی عورت سے نکاح کا مطالبہ کرنا جو پہلے سے نکاح شدہ یعنی منکوحہ ہو۔

بیشک اول امیر کہ خلافت عثمانیہ کے بعد قرآن و سنت کے مطابق شرعی بیعت ہوئی ہے، وہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر ہیں۔

یہ شرعی طور پر صحیح بیعت ہے کہ جس سے قبل کوئی بیعت نہیں، اس لئے خلافت کے تمام احکام ان کے لئے ثابت ہیں چاہے انہوں نے خلافت کا اعلان نہ بھی کیا ہو کیونکہ قرینہ اعلان نہیں، بیعت ہے امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی بیعت ابھی تک قائم و دائم ہے، اور اس کے وجود میں افغانستان کے بیشتر علاقوں پر کفار کا قبضہ کوئی رکاوٹ نہیں، اس لئے کہ بیعت کے لئے تمکین کوئی شرط نہیں اور تمکین کا زوال کا بیعت پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

ولهذا فكل الإمارات التي نشأت بعد طالبان ملزمة شرعا بالتبعية لها، لقول النبي صلى الله عليه وسلم "فوا ببيعة الأول فالأول"، وكل من ادعى لنفسه هذا الأمر دونها فقد نازع الأمر أهله۔

اس لئے تمام وہ دوسری امارات جو طالبان کے بعد وجود میں آئیں، شرعی طور پر ان پر طالبان کی اتباع اس حدیث کے مطابق لازم ہے، اور جس نے بھی ان میں سے خلافت کا دعویٰ کیا اس نے اہل امر سے اتباع کا ہاتھ کھینچ لیا۔ ہاں اگر امیر المؤمنین کے ساتھ مشاورت کرتے ہوئے وہ خودیہ امانت کسی اور کے سپرد کر دیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں۔ مگر ان کے مشورہ کے بغیر خلافت کا دعویٰ کر لینا یہ کسی طور پر صحیح نہیں۔

ضرورت کے تحت تعدد کی اجازت کا قول اول بیعت شدہ امیر سے حق نہیں چھینتا، جب یہ ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو امارت کا حق واپس اُس امیر کی طرف پلٹتا ہے جس کی پہلے بیعت ہو چکی ہوتی ہے اور اس میں اختلاف جائز نہیں۔ عراق اور لیبیا وغیرہ میں جو ہم نے امارات کے جائز ہونے کی بات کی یہ صرف اُس حالت میں جب ایک امام کے تحت امارت کا قیام ممکن نہ ہو۔ جب یہ عذر ختم ہو جاتا ہے تو معاملہ اپنے اصل کی طرف پلٹے گا اور وہ 'ایک سے زیادہ ائمہ کا ناجائز ہونا' ہے۔ اور جب ہم اس اصل کی طرف لوٹیں گے تو پھر اس کے ساتھ ہی دوسرا اصل یہ ہے کہ اس امام کی بیعت کی جائے گی جس کی سب سے پہلے بیعت ہوئی تھی۔

ہم اب دو احتمالات کے درمیان ہیں:

یا تو ہم ایک سے زیادہ ائمہ کے وجود کو اس وجہ سے جائز کہیں کہ اب ایک امیر کے تحت سب کا اکٹھا ہونا ممکن نہیں اور ایسے حال میں ہر علاقے میں جائز ہے کہ کوئی ایک امیر کھڑا ہو اور اس پر لوگ اتفاق کر لیں، اس صورت میں کسی کو اس پر گناہ گار ٹھہرانا جائز نہیں ہوگا کہ وہ صرف ایک امیر کی بیعت کیوں نہیں کرتا ہے۔ یا دوسری

صورت ہم یہ مان لیں کہ ایک امیر کے تحت جمع ہونا ممکن ہے تو پھر تعددائمه کی صورت باطل ٹھہرتی ہے اور ایک امیر کی بیعت واجب واقع ہوتی ہے اور وہ امیر المؤمنین ملامحمد عمر ہے ۔

قد يعترض البعض بعدم تحقق القرشية بالنسبة لأمير المؤمنين الملامحمد عمر .. وبغض النظر عن كلام أهل العلم في مسألة القرشية فنقول : أن هذا الشرط كان متعذرا بالنسبة لطالبان ومنها نشأت الإمارة الإسلامية فبايعوا أمثلهم وأجمعهم لشروط الإمامة وانهقدت البيعة على ذلك .
وغيرهم من المسلمين تبع لهم .

بعض لوگ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ امیر المؤمنین ملامحمد عمر قریشی نہیں ہیں ۔ اس معاملے میں اہل علم کے آراء سے قطع نظر کرتے ہوئے ہم کہتے ہیں کہ 'طالبان کے لئے یہ شرط ساقط ہے اسی سے امارت وجود میں آئی اور انہوں نے اپنوں میں سے ایک پر بیعت کی جب اس میں امامت کے شروط پائے گئے۔ اس طرح دوسرے مسلمانوں نے بھی ان کی اتباع کی اور امیر المؤمنین کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔
دولت اسلامیہ کے بھائیوں نے خلافت کا اعلان کر کے کئی غلطیوں کا ارتکاب کیا ہے :
ان بھائیوں نے شیخ ابوبکر البغدادی کی بیعت کی حالانکہ ان سے پہلے ملامحمد عمر کی صورت میں امام موجود تھے کہ جن کی پہلے بیعت ہو چکی تھی ۔ اس طرح جب شیخ ابوبکر البغدادی شیخ ایمن الظواہری کے ساتھ مبائع تھے تو ان کے لئے کیسے یہ جائز ہے کہ وہ خلافت کا اپنے لئے اعلان کر لیں ۔ اگر شیخ ایمن کے ساتھ شیخ ابوبکر مبائع نہ بھی ہوں تب بھی ملامحمد عمر کی موجودگی میں ان کے لئے یہ اعلان جائز نہیں بلکہ انہیں ملامحمد عمر کا مبائع ہونا چاہئے ۔

خلافت کا مقصد مسلمانوں میں اجتماعیت پیدا کرنا اور اختلافات دور کرنا ہے ۔ اعلان خلافت کے وقت اس مقصد کو سامنے رکھنا چاہئے تھا ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا ، شیخ ابوبکر کا اعلان خلافت مجاہدین میں ایک بڑے نزاع کا باعث بنا ، اور جس مشاورت کا اللہ نے مؤمنین کو حکم دیا ہے اس کا کسی طور پر یہ تقاضہ نہیں کہ ایک گروہ سے مشورہ کئے بغیر دوسرے گروہ پر زبردستی اپنا فیصلہ تھوپا جائے ۔ یہ اعلان ایسے وقت میں ہوا کہ جس سے صاف واضح ہے کہ جیسے ایک جماعت دوسری جماعت کو زبردستی زیر کرنا چاہتی ہے اور اسی سے نزاع بڑھ گیا ۔ نیز جلتی پرتیل چھڑکنے کا کام دولت والے بھائیوں کا اپنے میں سے ایک شخص کو امارت سونپے نے کیا ، اگر یہ اپنی جماعت سے باہر کسی پر ہاتھ رکھتے تو یہ اتحاد و اتفاق کے لئے زیادہ اچھا ہوتا ۔

3- دولت اسلامیہ نے خلافت کا اعلان اس طرح کیا جیسا کہ پہلے سے بلاد مسلمین میں کوئی شرعی امارت موجود ہی نہ تھی ۔ طالبان کے ساتھ کوئی مشورہ اور کوئی رابطہ نہیں کیا گیا ۔! کیوں ؟ کیا یہ اس لئے کہ وہ انہیں اسلامی امارت تسلیم نہیں کرتے ہیں ؟ اگر ایسا نہیں اور وہ انہیں اسلامی امارت تسلیم کرتے ہیں تو پھر کس شرعی دلیل پر یہ ان کی شرعی حیثیت ختم کر رہے ہیں اور اس کے اتباع [اطاعت کرنے والوں] کو دعوت دیکر اپنی بیعت کی طرف بلارہے ہیں ؟
اگر مقصد سیاسی طور پر مسلمانوں کی وحدت تھا تو دولت والے اپنی دولت کو ختم کر دیتے

یا اور قیام خلافت کے لئے طالبان کا اتباع کر لیتے۔ مگر ایسا نہیں کیا گیا، کیوں؟
 4- دولۃ الاسلامیہ کے بھائیوں نے مجاہدین کو اپنی قیادتوں سے اطاعت کا ہاتھ کھینچنے اور ان کی شرعی حیثیت ختم ہونے کی جو دعوت دی یہ بھی ایک فاش غلطی ہے۔ اس دعوت سے بھی ایک عظیم فتنہ پیدا ہوا، بعض نے اس پر عمل کیا تو کسی نے مخالفت کی۔

مسلمان بھائیو!

بیشک بیعت دین ہے، یہ وعدہ اور معاہدہ ہے، اس کے ذریعے ہم اپنے رب کی عبادت کرتے ہیں لیکن افسوس کہ بعض لوگ آج کل اس کے ذریعے کھیل رہے ہیں، ایک کی بیعت کرتے ہیں اور جب اس سے راضی نہیں ہو جاتے تو بیعت توڑ کر دوسری جماعت کے پاس چلے جاتے ہیں، پھر اگر ادھر بھی وہ خوش نہیں ہو جاتے ہیں تو کسی تیسرے کی تلاش میں نکلتے ہیں۔ اسی طرح بیعت کرنے اور اسے توڑنے کا کھیل کھیلتے رہتے ہیں۔ اس سے بیعت کی عظمت لوگوں کے دلوں سے ختم ہو گئی اور نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں بیعت و فاکر نے کا عزم رہتا ہے اور نہ ہی اسے توڑنے پر کوئی ملال۔

اے بھائیو! اس معاملے میں اللہ سے ڈریئے، اپنی بیعت کو پورا کرو اور اپنے دین کے ساتھ مت کھیلو!

بات کا اختتام کرتا ہوں کہ میرا یہ موقف سیاسی نہیں، بلکہ یہ شرعی حکم کا بیان ہے ہم شریعت کی قیمت پر کسی سے محبت نہیں کرتے ہیں بلکہ جو وہ کچھ کہتے ہیں جو ہم نے سمجھا اور جو ہمارا عقیدہ ہے!

اگر تو یہ باتیں صحیح ہوں تو یہ اللہ کی طرف سے ہیں، اور اگر اس میں کوئی خطا ہو تو وہ میرے نفس اور شیطان کی طرف سے ہے اللہ اور اللہ کے رسول اس غلطی سے بری ہیں۔

واللہ أعلم

والحمد لله رب العالمین .

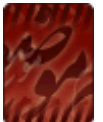
أبو المنذر الشنقيطي

15-7-2014

اقتباس

#5

21 گھنٹے پہلے



بسم الله الرحمن الرحيم

میرے بھائیوں بیعت ایک شرعی احکام ہے، اسے مزاق مت بنائیے، جب کہ شریعت کی نظر میں

ایک امیر المومنین موجود ہے، تو پھر یہ کیسی بیعت ہیں، جب بھی دیکھو کوئی نہ کوئی بیعت کا وڈیو

بنا کر اپلوڈ کر رہا ہیں، اس بارے میں بڑے بڑے مفتیان کرام کی سہارا لینا چائیے، جیسے کہ ابو محمد المقدسی، شیخ ابوقتادہ، مجاہد عالم دین شیخ بانی سباعی حفظہ اللہ، معروف عالم دین شیخ ابوبصیر طرطوسی،

ان کے علاوہ شیخ ایمن الظواہری، شیخ عبداللہ محیسینی، شیخ سامی عریدی، شیخ محدث سلمان العلوان، شیخ ایاد قنیبی، اور اسکے علاوہ ان کی دلائل کی حوالات میرے پاس موجود ہیں

[httpwww.gulfup.com](http://www.gulfup.com) EsyOJk

اقتباس

#6

15 گھنٹے پہلے

اقتباس:

میرے بھائیوں بیعت ایک شرعی احکام ہے، اسے مزاق مت بنائیے، جب کہ شریعت کی نظر میں
ایک امیر المومنین موجود ہے، تو پھر یہ کیسی بیعت ہیں، جب بھی دیکھو کوئی نہ کوئی بیعت کا وڈیو
بنا کر اپلوڈ کر رہا ہیں، اس بارے میں بڑے بڑے مفتیان کرام کی سہارا لینا چائیے، جیسے کہ ابو محمد المقدسی، شیخ ابوقتادہ، مجاہد عالم دین شیخ بانی سباعی حفظہ اللہ، معروف عالم دین شیخ ابوبصیر طرطوسی،
ان کے علاوہ شیخ ایمن الظواہری، شیخ عبداللہ محیسینی، شیخ سامی عریدی، شیخ محدث سلمان العلوان، شیخ ایاد قنیبی، اور اسکے علاوہ ان کی دلائل کی حوالات میرے پاس موجود ہیں

بھائی: غازی اسامہ صاحب یہ جس مفتی صاحب کا فتویٰ یہاں اردو میں پیش کیا ہے، اسی مفتی صاحب کا رد کرنے کے لیے بھائیوں نے دلائل نہیں دیئے بلکہ خود اس مفتی کی اپنی لکھی ہوئی تحریروں سے مواد کو جمع کر کے یہاں نشر کیا ہے۔

اب اسی مفتی کی زبانی اس کے مفتی کا رد بھی یہاں سے پڑھ لیں، بلکہ اگر سچ کے متلاشی ہے تو اس کا بھی اردو ترجمہ کر کے یہاں نشر کریں۔
<https://bab-ul-islam.net/showthread.php?t=27932>

باقی آپ القاعدہ والے بھائی ایک بات کریں اور ایک ہی موقف اختیار کریں۔
 کیا ملا عمر خلیفۃ المسلمین ہے؟

کیا القاعدہ ان کو خلیفۃ المسلمین مانتی ہے؟
 اگر مانتی ہے تو اس بات کا اظہار دولت خلافت اسلامیہ کے قائم ہونے کے بعد کیوں کیا گیا اور پہلے القاعدہ نے اس بیعت کا اظہار کیوں نہیں کیا؟
 کیوں مسلمانوں کو خلیفۃ المسلمین کی بیعت پر نہیں ابھارا؟

کیوں شیخ العدنانی کے خلیفہ مقرر کرنے کی القاعدہ کو پیشکش کرنے کے بعد القاعدہ نے یہ وضاحت کرنا ضروری نہیں سمجھی کہ ملا عمر ہی خلیفہ ہے اور دولت اسلامیہ کو ان کی بیعت کرنی چاہیے؟
 ملا عمر نے کب اپنے آپ کو خلیفہ مقرر کیا اور کیسے کیا؟
 کیا ملا عمر نے اپنے آپ کو خلیفۃ المسلمین کہا ہے؟

کیا القاعدہ کی قیادت کے وہ سارے بیانات جھوٹے تھے جو دولت اسلامیہ کی طرف سے خلافت اسلامیہ کے قیام سے پہلے دیئے گئے اور جن میں القاعدہ کے اکابر نے صاف کہا کہ ملا عمر خلیفۃ المسلمین نہیں ہے بلکہ صرف ایک امارت افغانستان کے امیر المومنین ہے۔ اسی طرح قوقاز کے امیر المومنین کو القاعدہ نے تسلیم کیا۔ خود عراق میں القاعدہ نے دولت اسلامیہ کے امیر المومنین کو تسلیم کیا تھا؟

اب بتائیں کہ القاعدہ کل غلط تھی یا آج؟
 القاعدہ کا سچی تھی یا آج؟
 اب القاعدہ کا کیا موقف ہے؟

باقی جو علماء کے نام آپ دیں رہے ہیں، ان میں صرف شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور شیخ العلوان کے علاوہ کوئی بھی اس قابل نہیں ہے کہ ان سے ان معاملات پر بات کو سنا جائے۔

المحیسنی کے علاوہ باقی جتنے علماء ہیں، وہ سب کینیڈا یا برطانیہ یا مصر یا اردن میں ایجنسیوں کے تلے رہ کر متضاد فتاویٰ دیں رہے ہیں۔

شیخ العلوان جیل میں قید ہے اور ان کے بارے میں اب تک یہ ثابت نہیں ہوا کہ ان سے منسوب دولت اسلامیہ کیخلاف فتویٰ درست ہے کہ نہیں؟

رہا المحیسنی کا معاملہ تو اس کا جھوٹا ہونا اور اللہ کی قسمیں کھا کر سفید جھوٹ بولنا کسی سے مخفی نہیں ہے۔
اس لیے جھوٹے آدمی کی گواہی اور اس کا فتویٰ ویسے ہی دین اسلام میں معتبر نہیں ہے۔
امید ہے کہ آپ کو اپنے اشکالات کا جواب مل گیا ہوگا۔

بارک اللہ فیک

اقتباس

جواب دیں

» پچھلا موضوع | اگلا موضوع «



پوسٹنگ قوانین

آپ نئے موضوعات ارسال نہیں کر سکتے
آپ جوابات ارسال نہیں کر سکتے
آپ اپنے پوسٹس میں اٹیچمنٹ نہیں کر سکتے
آپ اپنے پوسٹس کی تدوین نہیں کر سکتے ہیں

بی بی کوڈ آن ہے

سمائلیز آن ہیں

[IMG] کوڈ آن ہے

HTML کوڈ آف ہے

فورم پر جائیں

عمومی گفتگو

فورم کے قوانین

تمام اوقات GMT ہیں +5. اب وقت ہوا ہے 10:49 AM.

رابطہ کریں -

Bab-ul-Islam - باب

الإسلام - اوپر جائیں

-- اردو

Jameel Noori Nastaleeq --

تیار کردہ - وی بلیٹن® ورژن 3.8.6
کاپی رائٹ © 2000 - 2014، جیل سوفٹ انٹرپرائزز - لمیٹڈ